مسئلہ: محترم جناب مفتی صاحب جامعہ اشرفیہ لاہور، میں نے محمد طارق سے شادی ۱۱ نومبر ۲۰۱۲ میں کی تھی، ۱۲ سال بعد ایک وقت ایسا آیا کہ میری اور طارق کے درمیان گھریلو معاملات پر جھگڑا ہونا شروع ہو گیا، پھر میں نے محمد طارق کو بتائے بغیر کورٹ سے یکطرفہ تنسیخ نکاح کی ڈگری لے لی، پھر میں نے کسی دوسرے شخص ناظم علی سے ۲۲ جون ۲۰۲۳ کو عدالت میں نکاح کر لیا، میرے بڑے بھائی نے بتایا کہ یہ نکاح ناظم علی سے ٹھیک نہیں ہے، مجھ سے جھوٹ بول کر کہا کہ میں نے کسی سے پوچھا ہے آمنہ دس روزے رکھے اور چالیس آدمیوں کو کھانا کھلا دے، پھر آمنہ اور طارق نے ایسا ہی کیا، میں پہلے شوہر طارق کے پاس واپس چلی گئی، لیکن مجھے بھائی عثمان نے فون کیا کہ "تمہارا طارق کے ساتھ رہنا ٹھیک نہیں ہے، میرے پاس آجاو میرے سے بہت بڑا گناہ ہوا ہے"، جبکہ تمہارا نکاح ناظم سے ٹھیک ہے، تم نے ناظم سے خلع نہیں لی جبکہ اس کے پاس نکاح نامہ رجسٹرڈ ہے، برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں میری رہنمائی فرمائیں کیا میں اپنے پہلے شوہر کے ساتھ رہوں یا دوسرے شوہر کے ساتھ، شریعت اس کے بارے کیا کہتی ہے؟

الجامعة الاشرفية
دار الافتاء
شارع فیروز پور لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْجَوَابُ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا

بشرط صحت بیان سائلہ نے عدالت سے شوہر کے علم میں لائے بغیر یکطرفہ تنسیخ نکاح کی ڈگری لی، جو کہ شرعا درست نہیں تھی، جس سے سائلہ کا نکاح طارق سے ختم نہیں ہوا تھا، پھر سائلہ نے دوسرے شخص ناظم علی سے نکاح کیا جو کہ منعقد ہی نہیں ہوا، کیونکہ سائلہ طارق کے نکاح میں تھی، لہذا صورت مسئولہ میں سائلہ (آمنہ) طارق کی بیوی ہے اور طارق کے نکاح میں ہے، جو وقت ناظم علی کے ساتھ گزارا وہ ناجائز و حرام تھا، جس پر سچے دل سے توبہ استغفار کرے۔

۱. کما فی الهندية: القضاء بالبينة على الغائب أو للغائب لا يجوز الا اذا كان عنه خصم حاضر اما قصدى وذلك بتوكيل الغائب اياه واما حكمى وذلک بأن يكون المدعى على الغائب سببا لثبوت المدعى على الحاضر لا محالة أو شرطا له۔(فتاویٰ عالمگیریة ۳:۴۳۳ الباب الحادى والثلاثون فى القضاء على الغائب)
۲. وفى شرح المجلة : اعلم أو لا أن القضاء على الغائب وله لا يجوز عندنا الا اذا حضر من يقوم مقامه حقيقة أوحكما۔(شرح المجلة ۶:۱۴۶ الفصل الثانى فى بيان الحكم الغيابى)
۳. مافى سنن ابن ماجه (ص۱۵۱) :

عن ابن عباس، قال : أتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل ، فقال: يارسول الله،سيدي زوجني أمته،وهو يريد أن يفرق بيني وبينها،قال:فصعد رسول الله صلى الله عليه وسلم المنبر ، فقال : يا أيها الناس ، ما بال أحدكم يزوج عبده أمته ، ثم يريد أن يفرق بينهما ؟! إنما الطلاق لمن أخذ بالساق.

٤."لَا يَجُوزُ لِلرَّجُلِ أَنْ يَتَزَوَّجَ زَوْجَةَ غَيْرِهِ وَكَذَلِكَ الْمُعْتَدَّةُ وَلَوْ تَزَوَّجَ بِمَنْكُوحَةِ الْغَيْرِ وهو لا يَعْلَمُانها مَنْكُوحَةُ الْغَيْرِ فَوَطِئَهَا تَجِبُ الْعِدَّةُ وَإِنْ كان يَعْلَمُ أنها مَنْكُوحَةُ الْغَيْرِ لَا تَجِبُ حتى لَا يَحْرُمَ على الزَّوْجِ وَطْؤُهَا".(الهندية،كتاب النكاح،في بيان المحرمات٠١/٣٤٦)والله تعالى اعلم بالصواب

ڈاکٹر امجد علی عفی عنہ

رفیق دار الافتاء جامعہ اشرفیہ لاہور

۱۳/شعبان/۱۴۴۵ھ

24/فروری/2024ء

الجواب صحیح

[illegible]

الجواب صحیح

عبیداللہ عفی عنہ

الجامعة الاشرفية
دار الإفتاء
شارع فیروزپور لاہور پاکستان

دار الافتاء
رقم الافتاء: 164/81
التاریخ: 24/2/24
الجامعة الاشرفية شارع فیروزپور لاہور